# Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved Assignment NO 2 Autumn 2025
# Code 4931 Islamic History

**سوال نمبر *1:* حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی مشکلات، اندرونی خلفشار اور ان کے حکومتی اقدامات پر جامع نوٹ لکھیں**

---

**حضرت علی المرتضیٰؓ کا تعارف**

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی، داماد، ابتدائی ایمان لانے والوں میں شامل، عظیم مجاہد، جلیل القدر

صحابی اور اسلام کے چوتھے خلیفۂ راشد ہیں۔ آپؓ کی شخصیت علم، شجاعت، تقویٰ، زہد، عدل اور حکمت کا حسین امتزاج تھی۔ نبی کریم ﷺ نے آپؓ کے علم و فضل کے بارے میں فرمایا:

**"میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں"**

حضرت علیؓ کا دورِ خلافت اسلامی تاریخ کا نہایت نازک، پیچیدہ اور آزمائشوں سے بھرپور دور تھا، جس میں داخلی فتنوں، سیاسی خلفشار اور خانہ جنگیوں نے اسلامی ریاست کو شدید بحران سے دوچار کر دیا۔

---

## حضرت علیؓ کے دورِ خلافت کا پس منظر

حضرت علیؓ کی خلافت ***35* ہجری** میں حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد قائم ہوئی۔ اس وقت اسلامی معاشرہ شدید اضطراب کا شکار تھا:

- خلافت کے خلاف بغاوتیں
- قاتلانِ عثمانؓ کا مسئلہ
- قبائلی تعصبات

- سیاسی اختلافات
- فتنہ پرور عناصر کی سرگرمیاں

یہ حالات حضرت علیؓ کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج تھے۔

---

**دورِ خلافت کی بنیادی مشکلات**

حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں جن بنیادی مشکلات کا سامنا تھا، ان میں درج ذیل نمایاں ہیں:

---

### 1. حضرت عثمانؓ کی شہادت کا مسئلہ

**مسئلے کی نوعیت**

حضرت عثمانؓ کی شہادت ایک ایسا سانحہ تھا جس نے پوری امت کو ہلا کر رکھ دیا۔ قاتل مختلف گروہوں میں بکھرے ہوئے تھے اور بعض باغی عناصر مدینہ ہی میں موجود تھے۔

**فوری قصاص کا مطالبہ**

کئی صحابہؓ اور مسلمان مطالبہ کر رہے تھے کہ:

- قاتلانِ عثمانؓ کو فوراً سزا دی جائے

لیکن حضرت علیؓ کے سامنے عملی مشکلات تھیں:

- قاتل منظم گروہ کی شکل میں تھے
- فوج اور انتظامیہ میں شامل ہو چکے تھے
- فوری اقدام سے خانہ جنگی کا خطرہ تھا

حضرت علیؓ کا موقف تھا کہ:

- پہلے ریاستی نظم قائم کیا جائے
- پھر تحقیق کے بعد انصاف کیا جائے

---

## 2. اندرونی خلفشار اور فتنہ انگیزی

**فتنہ پرور عناصر**

حضرت علیؓ کے دور میں ایسے عناصر سرگرم تھے جو:

- اسلام کے دشمن
- سیاسی مفاد پرست
- قبائلی تعصب کے حامل

تھے، اور امت میں انتشار پھیلا رہے تھے۔

#### عبداللہ بن سبا کا فتنہ

تاریخی روایات کے مطابق عبداللہ بن سبا نے:

- صحابہؓ کے خلاف افواہیں پھیلائیں
- مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی

---

### 3. جنگِ جمل

#### پس منظر

حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کا مطالبہ تھا کہ:

- پہلے قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص لیا جائے

یہ اختلاف شدت اختیار کر گیا اور جنگِ جمل کا سبب بنا۔

**حضرت علیؓ کا کردار**

- جنگ سے پہلے صلح کی کوشش
- خونریزی روکنے کی خواہش
- جنگ کے بعد حضرت عائشہؓ کا احترام اور عزت کے ساتھ مدینہ روانہ کرنا

یہ حضرت علیؓ کی اعلیٰ اخلاقی قیادت کا ثبوت ہے۔

---

## 4. جنگِ صفین

**پس منظر**

حضرت معاویہؓ (گورنر شام) نے بھی:

- قاتلانِ عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ کیا

- حضرت علیؓ کی بیعت مؤخر کر دی

#### جنگ کی کیفیت

- دونوں طرف صحابہؓ موجود
- مسلمانوں کے درمیان شدید جنگ
- امت کی وحدت کو شدید نقصان

---

### 5. تحکیم (ثالثی) کا مسئلہ

#### تحکیم کا واقعہ

جنگِ صفین کے بعد:

- قرآن نیزوں پر بلند کیا گیا
- ثالثی پر اتفاق ہوا

یہ فیصلہ وقتی طور پر جنگ روکنے کا سبب بنا مگر:

- مزید اختلافات پیدا ہو گئے

- حضرت علیؓ کی پوزیشن کمزور ہوئی

---

## 6. خوارج کا فتنہ

### خوارج کا تعارف

وہ گروہ جو:

- تحکیم کے فیصلے کو کفر کہنے لگا
- حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کے خلاف ہو گیا

### خوارج کی شدت پسندی

- تکفیر
- قتل و غارت
- عام مسلمانوں کے لیے خطرہ

---

### جنگِ نہروان

حضرت علیؓ نے:

- پہلے نصیحت
- پھر سختی سے مقابلہ

کر کے خوارج کے فتنہ کو وقتی طور پر ختم کیا۔

---

**حضرت علیؓ کے حکومتی اقدامات**

ان تمام مشکلات کے باوجود حضرت علیؓ نے نہایت حکمت، عدل اور تقویٰ کے ساتھ حکومتی امور انجام دیے۔

---

**1. عدل و انصاف کا قیام**

حضرت علیؓ عدل و انصاف میں بے مثال تھے:

- امیر و غریب برابر
- اپنے بھائی عقیلؓ کو بیت المال سے زائد دینے سے انکار

- قاضی کے سامنے عام شہری کی طرح پیش ہونا

---

**2. بیت المال کی اصلاح**

- بیت المال کو ذاتی استعمال سے پاک رکھا
- سابقہ ناجائز عطیات واپس لیے
- دولت کی منصفانہ تقسیم

یہ اقدام اشرافیہ کو ناگوار گزرا مگر عدل کا تقاضا تھا۔

---

**3. گورنروں کا احتساب**

حضرت علیؓ نے:

- نااہل اور بدعنوان گورنروں کو ہٹایا
- اہل، دیانت دار اور متقی افراد مقرر کیے

آپؑ کے خطوط (خصوصاً **خطِ مالک اشتر**) اسلامی طرزِ حکمرانی کا عظیم نمونہ ہیں۔

---

### 4. سادگی اور تقویٰ

- خود سادہ زندگی
- کھانے میں معمولی غذا
- لباس میں سادگی

حضرت علیؑ فرماتے تھے:

"کیا میں اس بات پر راضی ہو جاؤں کہ مجھے امیرالمؤمنین کہا جائے مگر عوام کی طرح زندگی نہ گزاروں؟"

---

### 5. علمی و فکری خدمات

- فقہ و قضا میں رہنمائی

- قرآن کی تفسیر
- خطبات اور اقوال (نہج البلاغہ)

حضرت علیؓ کا علمی مقام مسلمہ ہے۔

---

### 6. ریاستی وحدت کی کوشش

- مسلسل صلح کی کوشش
- خونریزی سے بچاؤ
- امت کو جوڑنے کی جدوجہد

لیکن حالات اس کے خلاف تھے۔

---

## حضرت علیؓ کی شہادت

#### شہادت کا واقعہ

***40* ہجری** میں:

- خوارج کے ایک فرد ابنِ ملجم نے
- نمازِ فجر کے وقت
- مسجدِ کوفہ میں حملہ کیا

اور یوں حضرت علیؓ شہید ہو گئے۔

---

**دورِ خلافت کا مجموعی تجزیہ**

حضرت علیؓ کا دورِ خلافت:

- فتنوں کا دور
- آزمائشوں کا دور
- صبر، عدل اور استقامت کا دور

تھا۔

یہ کہنا درست ہو گا کہ:

- مشکلات حضرت علیؓ کی وجہ سے نہیں

- بلکہ حالات کی سنگینی کی وجہ سے تھیں

---

**حضرت علیؓ کے دورِ خلافت کی تاریخی اہمیت**

- عدل کی اعلیٰ مثال
- اصولوں پر سمجھوتہ نہ کرنا
- اخلاقی قیادت کا نمونہ
- اسلامی سیاسی فکر کی بنیاد

---

**جامع خلاصہ**

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت اسلامی تاریخ کا سب سے نازک دور تھا۔ اندرونی خلفشار، خانہ جنگیاں، فتنۂ خوارج، تحکیم کا مسئلہ اور سیاسی اختلافات کے باوجود حضرت علیؓ نے:

- عدل کو نہیں چھوڑا

- اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا
- اسلام کے بنیادی اقدار کی حفاظت کی

آپؓ کی خلافت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ **حق پر قائم رہنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا، مگر یہی اصل کامیابی ہے۔**

**سوال نمبر 2: بنو عباس کون تھے اور ان کی خلافت کا قیام کیسے عمل میں آیا؟ جامع نوٹ لکھیں۔**

---

**بنو عباس کا تعارف**

**بنو عباس** دراصل قریش کے اس معزز خاندان کا نام ہے جو **حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ** کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت عباسؓ رسولِ اکرم ﷺ کے حقیقی چچا تھے، اس نسبت سے بنو عباس کو **اہلِ بیتِ نبوی** ﷺ سے قریبی رشتہ حاصل تھا۔ یہی نسبی تعلق بعد میں ان کے سیاسی دعوے اور خلافت کے قیام میں ایک مضبوط بنیاد ثابت ہوا۔

بنو عباس نے ***132* ہجری** میں خلافتِ امویہ کا خاتمہ کر کے اسلامی دنیا میں ایک نئی خلافت کی بنیاد رکھی جو تاریخ میں **خلافتِ عباسیہ** کے نام سے معروف ہے۔ یہ خلافت تقریباً **پانچ صدیوں** تک قائم رہی اور اسلامی تاریخ کی طویل ترین اور علمی و تہذیبی لحاظ سے نہایت اہم خلافت شمار ہوتی ہے۔

---

**بنو عباس کا نسب**

بنو عباس کا نسب اس طرح ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ

⬇

عبداللہ بن عباسؓ (مشہور صحابی، مفسرِ قرآن)

⬇

عباسی خاندان

اسی نسبت کی بنا پر عباسی خلفاء خود کو رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار اور خلافت کے زیادہ حق دار سمجھتے تھے۔

---

**بنو عباس کے ظہور کا پس منظر**

بنو عباس کی خلافت کے قیام کو سمجھنے کے لیے خلافتِ امویہ کے آخری دور کی سیاسی، سماجی اور معاشرتی صورتحال کو سمجھنا ضروری ہے۔

---

## خلافتِ امویہ کے آخری دور کے حالات

### 1. ملوکیت کا غلبہ

اموی خلافت رفتہ رفتہ خلافت کے بجائے **موروثی بادشاہت** میں تبدیل ہو چکی تھی:

- اقتدار خاندان تک محدود
- مشاورت (شوریٰ) کا فقدان
- عوام کی رائے کو نظر انداز کیا جانا

یہ طرزِ حکومت اسلامی اصولوں سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

---

### 2. عرب و عجم کا امتیاز

اموی دور میں:

- عربوں کو فوقیت
- غیر عرب مسلمانوں (موالی) کو کمتر سمجھا جاتا
- مساواتِ اسلامی مجروح ہوئی

اس امتیازی سلوک نے غیر عرب مسلمانوں میں شدید بے چینی پیدا کی۔

---

#### 3. اہلِ بیت سے ناروا سلوک

اہلِ بیتِ نبوی ﷺ کے ساتھ بعض اموی حکمرانوں کا رویہ:

- سرد مہری
- بعض مواقع پر ظلم
- کربلا جیسے سانحات

نے عوام کے دلوں میں اہلِ بیت کے لیے ہمدردی اور امویوں کے خلاف نفرت کو جنم دیا۔

---

#### 4. معاشی ناانصافی

- ٹیکسوں میں زیادتی
- موالی پر جزیہ برقرار رکھنا
- بیت المال کا غلط استعمال

یہ تمام عوامل عوامی بغاوت کا سبب بنے۔

---

#### 5. کمزور حکمران

اموی خلافت کے آخری حکمران:

- سیاسی بصیرت سے محروم
- عیش و عشرت میں مشغول
- انتظامی کمزوریوں کا شکار

تھے، جس سے خلافت کی بنیادیں ہل گئیں۔

---

### عباسی تحریک کی بنیاد

#### 1. خفیہ دعوت کا آغاز

بنو عباس نے بہت حکمت کے ساتھ اپنی تحریک کا آغاز کیا:

- ابتدا میں خفیہ طور پر

- اہلِ بیت کے نام پر
- ظلم کے خاتمے کے نعرے کے ساتھ

یہ دعوت خاص طور پر **خراسان** میں پھیلی۔

---

#### 2. نعرۂ اہلِ بیت

عباسیوں نے کھل کر اپنا نام پیش کرنے کے بجائے یہ نعرہ بلند کیا:

**"الرضا من آل محمد"**

(آلِ محمد ﷺ میں سے ایک قابلِ رضا شخصیت)

اس مبہم نعرے نے:

- شیعہ
- اہلِ بیت کے محبین
- مظلوم طبقات

سب کو عباسی تحریک کی طرف مائل کر دیا۔

### 3. خراسان کا کردار

خراسان عباسی تحریک کا مرکز بنا کیونکہ:

- یہاں موالی کی بڑی تعداد تھی
- اموی اثر کمزور تھا
- مقامی آبادی اموی ظلم سے نالاں تھی

---

## ابو مسلم خراسانی کا کردار

### شخصیت کا تعارف

**ابو مسلم خراسانی** عباسی تحریک کے سب سے اہم اور مؤثر قائد تھے:

- غیر معمولی تنظیمی صلاحیت
- عسکری مہارت
- سیاسی بصیرت

---

#### عباسی انقلاب میں کردار

- خراسان میں عباسی دعوت کو منظم کیا
- اموی گورنروں کو شکست دی
- عوام اور فوج کو عباسی پرچم تلے جمع کیا

ابو مسلم خراسانی نے عباسی انقلاب کو عملی شکل دی۔

---

### عباسی انقلاب کا آغاز

#### سیاہ پرچموں کا ظہور

عباسیوں نے:

- سیاہ جھنڈے اپنائے
- اسے اہلِ بیت کی مظلومیت کی علامت بنایا

یہ پرچم عباسی انقلاب کی شناخت بن گیا۔

---

#### اموی اقتدار کے خلاف بغاوت

- مختلف علاقوں میں بغاوتیں
- اموی فوج کو مسلسل شکست
- مرکز دمشق کمزور ہوتا گیا

---

## جنگِ زاب *(132 ہجری)*

#### فیصلہ کن معرکہ

- مقام: دریائے زاب (عراق)
- فریقین: اموی فوج بمقابلہ عباسی لشکر

اس جنگ میں:

- اموی خلیفہ **مروان بن محمد** کو شکست ہوئی
- اموی اقتدار ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا

---

## عباسی خلافت کا قیام

#### پہلا عباسی خلیفہ

جنگِ زاب کے بعد:

- **ابوالعباس السفاح** کو خلیفہ بنایا گیا
- *132* ہجری میں خلافت کا باضابطہ اعلان ہوا

---

#### ابوالعباس السفاح

- لقب: السفاح (خون بہانے والا)
- اموی خاندان کا سخت احتساب
- عباسی اقتدار کو مضبوط بنیاد فراہم کی

---

## دارالخلافہ کی منتقلی

- ابتدا میں **کوفہ**
- بعد میں **بغداد** (منصور کے دور میں)

بغداد بعد میں علم و تہذیب کا عالمی مرکز بنا۔

---

### عباسی خلافت کی ابتدائی خصوصیات

#### 1. مساوات کا اعلان

- عرب و عجم میں فرق ختم
- موالی کو برابر کے حقوق

---

#### 2. اہلِ علم کی سرپرستی

- فقہ
- حدیث
- فلسفہ
- سائنس

کو فروغ ملا۔

---

**3. مضبوط انتظامی نظام**

- وزارتی نظام
- باقاعدہ دیوان
- مالی نظم

---

### عباسی خلافت کے قیام کی تاریخی اہمیت

- اموی ملوکیت کا خاتمہ
- اہلِ بیت کے نام پر اقتدار
- غیر عرب مسلمانوں کی شمولیت
- اسلامی تہذیب کا نیا دور

---

**تنقیدی جائزہ**

اگرچہ عباسی تحریک اہلِ بیت کے نام پر اٹھی، لیکن:

- اقتدار بنو عباس تک محدود رہا
- علویوں کو مکمل اقتدار نہ ملا
- بعد میں عباسی خلافت بھی موروثی بن گئی

تاہم اس کے باوجود:

- علمی و تہذیبی ترقی بے مثال تھی

---

**جامع خلاصہ**

بنو عباس حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کی اولاد تھے جنہوں نے خلافتِ امویہ کی کمزوریوں، عوامی بے چینی، اہلِ بیت سے محبت اور موالی کی محرومیوں کو بنیاد بنا کر ایک منظم انقلاب برپا کیا۔ خراسان کی سرزمین، ابو مسلم خراسانی کی قیادت، اہلِ بیت کا نعرہ اور جنگِ زاب کی فتح نے ***132 ہجری*** میں خلافتِ عباسیہ کے قیام کو ممکن بنایا۔

خلافتِ عباسیہ نہ صرف سیاسی تبدیلی تھی بلکہ اسلامی تاریخ میں ایک نئے فکری، علمی اور تہذیبی دور کا آغاز بھی تھی، جس کے اثرات صدیوں تک محسوس کیے گئے۔

## سوال نمبر 3

## خلافتِ عباسیہ کے زوال کے اہم اسباب کیا تھے؟ اندرونی کمزوریاں، بیرونی حملے اور سیاسی انتشار پر جامع نوٹ لکھیں۔

---

#### خلافتِ عباسیہ کا تعارف اور تاریخی پس منظر

خلافتِ عباسیہ اسلامی تاریخ کی ایک عظیم اور طویل ترین خلافت تھی جو 132ھ / 750ء میں قائم ہوئی اور عملی طور پر 656ھ / 1258ء میں بغداد کی تباہی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس خلافت نے علم، تہذیب، انتظام، فقہ، فلسفہ، سائنس اور ادب کے میدانوں میں بے مثال خدمات انجام دیں۔ بغداد، سامرہ، کوفہ اور بعد ازاں قاہرہ جیسے مراکز علم و سیاست بنے۔ تاہم اس عظیم خلافت کا زوال ایک دن میں نہیں آیا بلکہ یہ صدیوں پر محیط ایک تدریجی عمل تھا جس میں اندرونی کمزوریاں، بیرونی حملے اور سیاسی انتشار نے مرکزی کردار ادا کیا۔

---

## خلافتِ عباسیہ کے زوال کے اندرونی اسباب

### 1. خلافت اور حکومت میں فرق پیدا ہونا

ابتدائی عباسی خلفاء خلافت کو ایک دینی اور اخلاقی ذمہ داری سمجھتے تھے، مگر وقت کے ساتھ خلافت محض ایک رسمی عہدہ بن کر رہ گئی۔ اصل اقتدار وزراء، امراء، فوجی سرداروں اور غلام سالاروں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ خلیفہ محض نام کا حکمران رہ گیا، جس سے ریاستی نظم کمزور ہو گیا۔

---

### 2. نااہل اور کمزور خلفاء

ہارون الرشید اور مامون الرشید جیسے قابل خلفاء کے بعد ایسے خلفاء آئے جو حکمرانی کی صلاحیت، تدبر اور سیاسی بصیرت سے محروم تھے۔ عیش و عشرت، محلّاتی سازشوں اور ذاتی مفادات نے انہیں ریاستی امور سے غافل کر دیا۔ اس کمزوری نے مرکز کو بے جان کر دیا اور صوبے خودمختار ہوتے چلے گئے۔

---

### 3. وراثتی سیاست اور جانشینی کے جھگڑے

عباسی دور میں جانشینی کا کوئی مضبوط اور متفقہ نظام موجود نہ تھا۔ ایک خلیفہ کے انتقال کے بعد اس کے بیٹوں، بھائیوں اور رشتہ داروں میں اقتدار کی جنگیں شروع ہو جاتیں۔ مامون اور امین کی خانہ جنگی اس کی واضح مثال ہے، جس نے خلافت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔

---

### 4. درباری سازشیں اور وزراء کا بڑھتا ہوا اثر

عباسی دور میں وزراء، خاص طور پر برامکہ خاندان، نے غیر معمولی طاقت حاصل کر لی۔ اگرچہ ابتدا میں انہوں نے انتظامی اصلاحات کیں، مگر بعد میں درباری سازشوں، اقربا پروری اور ذاتی مفادات نے ریاستی نظام کو کھوکھلا کر دیا۔ خلیفہ کی بجائے وزیر فیصلے کرنے لگے۔

---

### 5. فوجی غلاموں (ترکوں) کا اثر و رسوخ

عباسی خلفاء نے ترک غلاموں کو فوج میں بھرتی کیا تاکہ عرب و ایرانی اثر کم ہو، مگر یہی غلام بعد میں طاقتور فوجی سردار بن گئے۔ انہوں نے خلفاء کو معزول کرنا، قتل کرنا اور اپنے من پسند افراد کو خلیفہ بنانا شروع کر دیا۔ اس عمل نے خلافت کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔

---

### 6. صوبائی خودمختاری اور مرکز سے بغاوت

وقت کے ساتھ عباسی خلافت کے مختلف صوبے عملی طور پر آزاد ہو گئے۔ مصر میں فاطمی خلافت، اندلس میں اموی خلافت، ایران میں طاہری، صفاری اور سامانی ریاستیں قائم ہو گئیں۔ ان ریاستوں نے خلیفہ کا نام تو لیا مگر عملی طور پر خودمختار رہیں، جس سے خلافت ٹکڑوں میں بٹ گئی۔

---

### 7. مالی بدعنوانی اور اقتصادی بحران

خلافتِ عباسیہ کے آخری ادوار میں بیت المال کی حالت خراب ہو چکی تھی۔ ٹیکس کا غیر منصفانہ نظام، بدعنوان حکام، جاگیردارانہ ظلم اور شاہانہ

اخراجات نے معیشت کو تباہ کر دیا۔ فوج کو تنخواہیں نہ ملنے پر بغاوتیں ہوئیں اور امن و امان بگڑ گیا۔

---

#### 8. علمی و دینی انحطاط

اگرچہ عباسی دور علم کا سنہرا دور تھا، مگر بعد میں دینی وحدت کمزور پڑ گئی۔ مختلف فرقے، مسلکی جھگڑے، فلسفیانہ انتہاپسندی اور مذہبی منافرت نے امت کو تقسیم کر دیا۔ معتزلہ اور اہلِ سنت کے جھگڑوں نے ریاستی وحدت کو نقصان پہنچایا۔

---

### خلافتِ عباسیہ کے زوال کے بیرونی اسباب

#### 1. صلیبی حملے

پانچویں صدی ہجری میں صلیبی جنگوں کا آغاز ہوا۔ یورپی عیسائی طاقتوں نے شام، فلسطین اور بیت المقدس پر حملے کیے۔ اگرچہ یہ حملے براہِ راست بغداد

پر نہیں تھے، مگر مسلم دنیا کی عسکری اور اخلاقی طاقت کو شدید نقصان پہنچا، جس کا اثر عباسی خلافت پر بھی پڑا۔

---

**2. بازنطینی اور دیگر علاقائی دشمن**

بازنطینی سلطنت مسلسل اسلامی علاقوں پر حملے کرتی رہی۔ عباسی خلافت کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے سرحدی علاقوں میں تباہی مچائی، جس سے ریاستی دفاع کمزور ہوتا چلا گیا۔

---

**3. منگول (تاتاری) حملے**

خلافتِ عباسیہ کے زوال کا سب سے بڑا اور فیصلہ کن سبب منگول حملے تھے۔ چنگیز خان کے بعد ہلاکو خان نے 656ھ میں بغداد پر حملہ کیا۔ شہر کو تباہ کر دیا گیا، لاکھوں مسلمان شہید ہوئے، کتب خانے جلائے گئے اور دریائے دجلہ سیاہی سے سیاہ ہو گیا۔ خلیفہ المستعصم باللہ کو قتل کر دیا گیا، یوں عباسی خلافت کا عملی خاتمہ ہو گیا۔

#### 4. مسلم دنیا کی باہمی نااتفاقی

منگول حملوں کے وقت مسلم حکمران باہم متحد نہ تھے۔ ہر ریاست اپنے مفاد میں لگی ہوئی تھی۔ کسی نے بغداد کی مدد نہ کی، جس سے دشمن کو آسانی سے کامیابی ملی۔ یہ انتشار خلافت کے لیے مہلک ثابت ہوا۔

---

### سیاسی انتشار اور انتظامی انحطاط

#### 1. خلافت کی علامتی حیثیت

آخری دور میں خلیفہ محض ایک مذہبی علامت بن چکا تھا۔ اصل اقتدار سلاطین، امرا اور فوجی حکمرانوں کے ہاتھ میں تھا، جیسے بویہی اور سلجوقی سلاطین۔ اس دوہرے اقتدار نے ریاستی نظم کو مفلوج کر دیا۔

---

#### 2. بویہی اور سلجوقی تسلط

بویہی حکمرانوں نے بغداد پر قبضہ کر کے خلیفہ کو قید نما زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا۔ بعد میں سلجوقیوں نے اگرچہ کچھ حد تک نظم قائم کیا، مگر خلافت کی خودمختاری بحال نہ ہو سکی۔

---

### 3. قانون اور عدل کا فقدان

سیاسی انتشار کے باعث عدل و انصاف کا نظام بگڑ گیا۔ قاضی اور حکام رشوت لینے لگے، مظلوم کو انصاف نہ ملتا، جس سے عوام کا اعتماد ریاست سے اٹھ گیا اور بغاوتوں نے جنم لیا۔

---

### 4. عوامی بغاوتیں اور شورشیں

مہنگائی، ظلم، بدامنی اور ناانصافی نے عوام کو مشتعل کیا۔ مختلف علاقوں میں بغاوتیں ہوئیں، جنہیں دبانے کے لیے مزید فوجی طاقت استعمال کی گئی، جس سے مالی اور اخلاقی بحران بڑھتا گیا۔

---

**5. فکری انتشار اور تہذیبی کمزوری**

سیاسی زوال کے ساتھ فکری زوال بھی آیا۔ علم تحقیق کے بجائے تقلید کا شکار ہو گیا۔ اجتہاد کا دروازہ بند سمجھا جانے لگا، جس سے اسلامی معاشرہ جمود کا شکار ہو گیا اور نئے چیلنجز کا مقابلہ نہ کر سکا۔

---

**6. قیادت کا فقدان**

زوال کے آخری مراحل میں عباسی خلافت کو کوئی ایسا رہنما نہ ملا جو امت کو متحد کر سکتا، اصلاحات نافذ کر سکتا اور دشمنوں کا مقابلہ کر سکتا۔ قیادت کا یہ فقدان خلافت کے خاتمے کا سبب بنا۔

---

**7. بغداد کی تباہی کے اثرات**

656ھ میں بغداد کی تباہی صرف ایک شہر کی بربادی نہیں تھی بلکہ اسلامی تہذیب، علم، سیاست اور مرکزیت کا خاتمہ تھا۔ یہ واقعہ خلافتِ عباسیہ کے زوال کی علامت بن گیا اور اسلامی تاریخ کا ایک المناک باب ثابت ہوا۔

---

**8. بعد از بغداد عباسی خلافت**

بغداد کی تباہی کے بعد عباسی خلافت قاہرہ میں علامتی طور پر قائم رہی، مگر اس کا کوئی سیاسی یا عسکری کردار نہ تھا۔ یہ خلافت محض مذہبی تقدس تک محدود ہو گئی، یہاں تک کہ عثمانی سلطان سلیم اول نے 1517ء میں اسے بھی ختم کر دیا۔

---

**خلاصۂ اسباب (نکاتی انداز)**

- اندرونی کمزوریاں: نااہل خلفاء، درباری سازشیں، مالی بدعنوانی
- بیرونی حملے: صلیبی جنگیں، منگول یلغار
- سیاسی انتشار: صوبائی خودمختاری، فوجی تسلط، دوہرے اقتدار کا نظام
- فکری و اخلاقی زوال: فرقہ واریت، اجتہاد کا فقدان
- قیادت اور اتحاد کی کمی

---

یہ تمام عوامل مل کر خلافتِ عباسیہ کے عظیم مگر دردناک زوال کا سبب بنے، جو اسلامی تاریخ کے لیے ایک اہم سبق ہے کہ طاقت، علم اور تہذیب اسی وقت باقی رہتی ہے جب قیادت مضبوط، اتحاد قائم اور عدل و انصاف زندہ ہو۔

## سوال نمبر 4

## اندلس (سپین) میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام، عروج (تہذیبی و علمی ترقی) اور پھر اس کے زوال کے اسباب و نتائج پر جامع نوٹ لکھیں

---

### اندلس میں مسلمانوں کی حکومت کا قیام

#### پس منظر

اندلس، جسے آج کا اسپین کہا جاتا ہے، *711*ء میں مسلمانوں کے زیر اثر آیا۔ اس خطے میں مسلمانوں کا قیام شمالی افریقہ سے عبوری راستے کے ذریعے ہوا۔ سب سے پہلا حملہ **طارق بن زیاد** کی قیادت میں ہوا، جس نے **جبال الطارق** (موجودہ جبل الطارق) عبور کیا اور ویزیگوتھک حکومت کو شکست دی۔ اس کے نتیجے میں اسپین میں اسلامی خلافت کا قیام عمل میں آیا، جسے بعد میں **خلافتِ قرطبة** یا **اندلس کی اسلامی ریاست** کہا گیا۔

---

#### قیام کی اہم خصوصیات

### 1. فتح کے ابتدائی مراحل:

- 711ء میں مسلمانوں نے ویزیگوتک فوج کو شکست دی۔
- مسلمان افواج نے جنوب اور وسطی سپین پر قبضہ کیا۔

### 2. ولایتی نظام:

- خلافتِ امویہ کے دور میں اسپین میں **ایمرریٹِ قرطبة** قائم ہوا۔
- صوبائی گورنروں نے خودمختاری کے ساتھ حکومت کی، مگر خلیفہ کے سامنے وفاداری کا عہد لازم تھا۔

### 3. علاقائی اتحاد:

- مقامی مسلمانوں (موالی) اور بعض قبائل نے فتح میں تعاون کیا۔
- اندلس میں قیام کا آغاز ایک مضبوط انتظامی ڈھانچے کے ساتھ ہوا۔

---

## اندلس میں حکومت کا عروج اور تہذیبی و علمی ترقی

#### 1. سیاسی استحکام

- 756ء میں **عبدالرحمن الاول** نے خلافتِ امویہ کی بنیاد پر خودمختار خلافت قائم کی۔

- *929*ء میں **عبدالرحمن الثالث** نے **خلافتِ قرطبة** کا اعلان کیا، جس سے اندلس میں سیاسی استحکام قائم ہوا۔
- سلطنت کی سرحدیں مضبوط ہوئیں، اور داخلی انتشار کم ہوا۔

**2. علمی ترقی**

اندلس نے مسلمانوں کے علمی دور میں بے پناہ ترقی دیکھی:

- **قرطبة کی لائبریری:**
  - تقریباً *400,000* کتابیں موجود تھیں۔
  - فلسفہ، ریاضیات، طبیعیات، طب اور مذہب کی تحقیق کی جاتی تھی۔
- **علماء اور مفکرین:**
  - ابن رشد *(Averroes)* – فلسفہ و فقہ
  - ابن زہر *(Zahrawi)* – طب
  - ابن طفیل – فلسفہ و منطق
- **تدریس اور مدارس:**
  - قرطبة، غرناطہ اور طلیطلہ میں مدارس اور یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔

- ○ طلباء نے علم و تحقیق میں نمایاں کردار ادا کیا۔

**3. تہذیبی ترقی**

- **معماریاں:**
  - ○ قرطبة کی عظیم مسجد
  - ○ غرناطہ کا الحمراء محل
  - ○ اسپین میں اسلامی فن تعمیر کا بلند مقام
- **شہر سازی:**
  - ○ جدید پل، سڑکیں، پانی کی فراہمی اور باغات کی تخلیق
- **ادبی ترقی:**
  - ○ عربی شاعری، فلسفہ، اور تاریخ میں نمایاں کام
  - ○ مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان ادبی تبادلہ

**4. اقتصادی استحکام**

- زراعت میں ترقی
- تاجروں اور دستکاروں کا نظام
- زمین کی منظم تقسیم اور آبپاشی کے منصوبے

اندلس کی معیشت مضبوط تھی، جس نے علمی و تہذیبی ترقی کو ممکن بنایا۔

---

### اندلس کے زوال کے اسباب

اندلس کا زوال ایک طویل اور پیچیدہ عمل تھا جس میں کئی عوامل شامل تھے:

#### 1. سیاسی انتشار اور داخلی بغاوتیں

- خلافت کے بعد چھوٹے چھوٹے سلطنتیں (*Taifas*) قائم ہوئیں، جو اکثر آپس میں لڑتی رہیں۔
- داخلی انتشار نے مسلمانوں کی عسکری طاقت کو کمزور کیا۔

#### 2. قبائلی اور مذہبی اختلافات

- عرب، برکاء، موالی اور مقامی مسلمان مختلف گروہوں میں تقسیم
- شیعہ و سنی اختلافات
- یہودی اور عیسائی بھی بعض اوقات اندرونی سیاست میں مداخلت کرتے رہے

#### 3. بیرونی حملے

- **عیسائیوں کی ری کنکویسٹ *(Reconquista)*:**
  - شمال سے عیسائی سلطنتوں نے مسلسل مسلمانوں کی زمینیں چھینی۔
  - *1085*ء میں تولیڈو کی فتح
  - *1212*ء میں نبیدو کی جنگ
- **بحری اور تجارتی دباؤ:**
  - یورپی طاقتوں نے تجارتی اور عسکری دباؤ بڑھایا

**4. معاشی زوال**

- جنگوں کے سبب زراعت اور تجارت متاثر ہوئی
- ٹیکسوں کا غیر منصفانہ نظام
- مقامی حکومتوں کا عوام سے استحصال

**5. قیادت کا فقدان**

- اندلس کے آخری ادوار میں قیادت میں کمی
- مختلف چھوٹے حکمران اپنے ذاتی مفاد میں لگے رہے

- اتحاد نہ ہونے کے سبب عیسائی حملوں کے خلاف مؤثر دفاع ممکن نہ رہا

#### *6.* ثقافتی و علمی کمزوری

- ابتدائی علمی اور فکری سرگرمیاں کمزور ہو گئیں
- مغربی یورپ کے مقابلے میں ترقی کا سلسلہ رک گیا
- اندلس کے حتمی زوال کے بعد علمی و ادبی سرمایہ یورپ منتقل ہوا

---

### اندلس کے زوال کے نتائج

#### *1.* اسلامی سیاسی اقتدار کا خاتمہ

- *1492*ء میں **غرناطہ کی فتح** کے بعد مسلمانوں کا سیاسی وجود مکمل ختم
- اسپین میں اسلامی خلافت کے *781* سالہ دور کا اختتام

#### *2.* ثقافتی نقصان

- مساجد، مدارس اور کتابوں کا نقصان

- الحمراء اور دیگر عمارات کی تباہی
- علمی و ادبی خزانے کا نقصان

#### 3. معاشرتی اور مذہبی اثرات

- مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی تقسیم
- بعض مسلمانوں کو زبردستی عیسائی مذہب قبول کرنا پڑا
- مقامی مسلم ثقافت میں کمی

#### 4. یورپ پر اثر

- اندلس کے علم و فکری سرمایہ نے بعد میں یورپ کی علمی اور صنعتی ترقی میں کردار ادا کیا
- فلسفہ، طب، ریاضی اور فلکیات میں یورپ نے اندلس سے استفادہ کیا

---

### جامع خلاصہ

اندلس میں مسلمانوں کی حکومت ایک سنہری دور تھی، جس نے:

- سیاسی استحکام قائم کیا

- علمی و فکری ترقی میں نمایاں کام کیا
- اقتصادی اور تہذیبی ترقی کی بنیاد رکھی

تاہم داخلی انتشار، قبائلی اختلافات، بیرونی عیسائی حملے، معاشی بحران اور قیادت کی کمی کے سبب یہ عظیم خلافت زوال پذیر ہوئی۔ غرناطہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کی سیاسی اور ثقافتی آزادی ختم ہو گئی، مگر ان کے علمی و تہذیبی اثرات یورپ اور دنیا بھر میں صدیوں تک محسوس کیے گئے۔

## سوال نمبر 5

## خلافتِ عثمانیہ کے قیام، اس کے عروج کے دور، اہم فتوحات، حکومتی ڈھانچے اور بعد ازاں اس کے زوال کے اسباب پر تفصیلی نوٹ لکھیں

---

### عثمانی خلافت کا قیام

#### پس منظر

عثمانی خلافت *(Ottoman Empire)* اسلامی تاریخ کی سب سے طویل اور مضبوط سلطنتوں میں سے ایک تھی۔ اس کا آغاز ***1299ء*** میں **عثمان اول** *(Osman I)* نے ترکی کے شمال مغربی حصے، یعنی **آناتولیہ** میں کیا۔

عثمانی خاندان ترکی کے قائی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا، جو سلطنتِ سلجوقی کے زوال کے بعد ابھرا تھا۔ عثمان اول نے ایک چھوٹے قبیلے کو متحد کر کے ایک مضبوط ریاست کی بنیاد رکھی، جو بعد میں عالمی طاقت بن گئی۔

---

#### قیام کی خصوصیات

### 1. ابتدائی ریاستی تنظیم:

- عثمان اول نے اپنی فوج، دیوان (حکومتی ادارہ) اور انتظامی ڈھانچے کی بنیاد رکھی۔
- چھوٹے قبیلے سے بڑے علاقے کا کنٹرول حاصل کیا۔

### 2. فوجی طاقت:

- ابتدائی فوج قائی اور ترک قبائل پر مشتمل تھی۔
- جلال، نظم اور طاقتور گھڑسوار فوج عثمانیوں کی کامیابی کا سبب بنی۔

### 3. مسلمان حکمران کی حیثیت:

- عثمان اول نے خلافت کے لئے خود کو مذہبی طور پر مضبوط بنایا۔
- اسلام کے فروغ اور عدل و انصاف پر زور دیا۔

---

**عثمانی خلافت کا عروج**

عثمانی خلافت کا عروج تقریباً ***16*ویں اور *17*ویں صدی** کے دوران ہوا، جب سلطنت نے **یورپ، مشرقِ وسطیٰ، شمالی افریقہ اور اناتولیہ** میں اپنا تسلط قائم کیا۔ یہ دور عثمانی خلافت کے "سنہرے دور" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

**اہم خلفاء اور ان کا کردار**

1. **سلیمانِ قانونی *(Suleiman the Magnificent، 1520–1566)***
   - سلطنت کو عروج پر پہنچایا۔
   - قوانین کو مضبوط کیا *(Suleiman Code)*۔
   - یورپ اور مشرق وسطیٰ میں عثمانی اثر و رسوخ بڑھایا۔
2. **سلطان بایزید دوم اور سلیمان کی والدین:**
   - مالی اور انتظامی اصلاحات۔
   - ریاست کی مرکزی طاقت مضبوط کی۔

---

**اہم فتوحات**

عثمانی خلافت نے عروج کے دوران کئی اہم فتوحات حاصل کیں:

### 1. **قسطنطینیہ کی فتح *(1453ء)*:**

- سلطان محمد فاتح نے بیزنطینی سلطنت کا خاتمہ کیا۔
- قسطنطینیہ کو **استنبول** کا نام دیا اور عثمانی دارالحکومت بنایا۔
- یہ فتح یورپ میں عثمانیوں کی سربلندی کا نشان بنی۔

### 2. **بلقان فتوحات:**

- سربیا، بوسنیا، کروشیا، بلغاریہ، یونان
- یورپ میں مسلمانوں کا اثر بڑھا اور سلطنت کے حدود وسیع ہوئے۔

### 3. **مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کی فتوحات:**

- مصر *(1517ء)* فتح، جس سے خلافتِ عباسیہ کے بعد کی مذہبی اثر و رسوخ عثمانیوں کے ہاتھ آیا۔
- حجاز، شام، عراق اور ایران کے کچھ حصے بھی شامل۔

### 4. **بحری طاقت:**

- بحر روم *(Mediterranean)* میں ترک بحریہ کی طاقت
- جزیرہ نما اٹلی، قبرص، اور شمالی افریقہ تک کنٹرول

---

## حکومتی ڈھانچہ اور انتظامی نظام

#### 1. سلطنت کی ساخت

- سلطان: مطلق حکمران، ریاست اور فوجی طاقت کا سربراہ
- وزیر اعظم (Grand Vizier): انتظامی امور میں اعلیٰ اختیارات
- دیوان: مختلف محکموں کا مجموعہ (مالیات، فوج، عدلیہ)

#### 2. فوجی تنظیم

- **Janissaries (اردو: ینی قشری فوج):**
  - غیر مسلم بچوں سے بھرتی، تعلیم و تربیت کے بعد فوج میں شامل
  - فوجی نظم و ضبط اور وفاداری کی علامت
- گھڑسوار فوج: قبیلائی اور علاقائی فوجی

#### 3. علاقائی انتظام

- سلطنت کو مختلف صوبوں (Eyalets) میں تقسیم
- ہر صوبہ کے حکمران (Beylerbey) براہِ راست سلطان کے تابع
- صوبوں میں ٹیکس، عدلیہ اور فوجی انتظام

**4. قانونی اور مذہبی نظام**

- شریعت کے مطابق قوانین *(Kanun)*
- سلطان کے قوانین *(Suleiman Code)*
- مذہبی علماء *(Ulema)* اور قاضی نظام

**5. مالی اور اقتصادی نظام**

- زراعت اور ٹیکس کی نظامت
- تجارتی راستوں کا کنٹرول
- شہر سازی اور بازار کی ترقی

---

### عثمانی خلافت کا زوال

**اندرونی اسباب**

1. **قیادت اور جانشینی کے مسائل**
   - جانشینی کا غیر منظم نظام
   - داخلی لڑائیاں اور قتلِ عام

- کمزور خلفاء کی آمد

2. **سیاست میں فساد اور رشوت**

- دیوان میں بدعنوانی
- مقامی حکمرانوں کی خودمختاری
- مالی بدعنوانیوں سے ریاستی خزانہ کمزور

3. **فوجی مسائل**

- ینی قشری فوج کی طاقت بڑھنا اور خلیفہ پر اثر
- فوج کی تنظیم میں کمی اور قدیم قوت کا زوال

4. **معاشی بحران**

- تجارتی راستوں پر یورپی تسلط
- زر مبادلہ کا فقدان
- زراعت اور صنعتی پیداوار میں کمی

5. **سماجی اور فکری زوال**

- تعلیم و فکری ترقی کی کمی
- مذہبی اور فرقہ وارانہ انتشار

### بیرونی اسباب

## 1. یورپی طاقتوں کا عروج

- اسپین، پرتگال، فرانس اور انگلینڈ کی بڑھتی ہوئی طاقت
- بحری راستوں اور نوآبادیات میں قبضہ

## 2. روس اور ہابسبورگ کی سرحدی دھمکیاں

- شمالی ترکی اور بلقان میں روسی حملے
- عثمانی سلطنت کی سرحدیں کمزور ہونا

## 3. آسٹریا اور یورپ کے اتحاد

- بلقان پر یورپی حملے
- عثمانیوں کا دفاع مشکل ہونا

---

### سیاسی انتشار

- صوبائی خودمختاری
- بغاوتیں اور عوامی شورشیں

- مرکزی طاقت کا کمزور ہونا

---

نتیجہ

- *19*ویں صدی میں **سلطنت کی کمی اور کمزوری**
- *1914*ء تک عثمانی خلافت دنیا کی سیاسی، اقتصادی اور عسکری طاقت سے پیچھے
- پہلی عالمی جنگ کے بعد *1924*ء میں **خلافت کا خاتمہ**
- جدید ترکی کی بنیاد مصطفی کمال اتاترک نے رکھی

---

**خلاصہ**

**عثمانی خلافت:**

- قیام: *1299*ء، عثمان اول
- عروج: *16*ویں صدی، سلطان سلیمان قانونی
- اہم فتوحات: قسطنطنیہ، بلقان، مصر، حجاز، شمالی افریقہ

- حکومتی ڈھانچہ: سلطان، دیوان، وزراء، فوج (*Janissaries*)
- زوال کے اسباب:
  - اندرونی: قیادت کی کمزوری، فساد، مالی بحران، فوج کی طاقت
  - بیرونی: یورپی طاقتوں، روس اور ہابسبورگ حملے
  - سیاسی انتشار: صوبائی خودمختاری، بغاوتیں

عثمانی خلافت نہ صرف اسلامی دنیا کی سیاسی طاقت تھی بلکہ تہذیبی، فکری اور معاشرتی ترقی کا بھی منبع تھی۔ زوال کے باوجود اس کے اثرات آج بھی ترکی اور مسلم دنیا میں محسوس کیے جاتے ہیں۔